ہفت وار رسالہ:366
WEEKLY BOOKLET:366

بڑھاپے میں
یادِ خدا

(صفحات:17)

عمر کے چار حصے 06

نقلی بوڑھا 10

سب سے پہلے سفید بال کس کے آئے؟ 12

سونے کے قلم سے لکھی جانے والی نصیحتیں 13

پیشکش
المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بُڑھاپے میں یادِ خُدا

دُعائے عطّار: یاربِّ کریم! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”بُڑھاپے میں یادِ خُدا“ پڑھ یا سن لے اُسے اپنی عمر کے ہر حصے: لڑکپن، جوانی اور بڑھاپے میں اپنی عبادت کی توفیق عطا فرما اور اُسے ماں باپ سمیت بے حساب بخش دے۔ اٰمِین بجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

فرشتوں کی اِمامت (دُرُودِ پاک کی فضیلت)

حضرتِ حَفْص بن عبدُ اللہ رحمۃُ اللہِ علیہ کا بیان ہے کہ مَیں نے اِمامُ المُحَدِّثین حضرتِ اَبُوزُرْعَہ رحمۃُ اللہِ علیہ کو ان کی وَفات کے بعد خَواب میں دیکھا کہ وہ پہلے آسمان پر فِرِشتوں کو نَماز پڑھا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: اے اَبُوزُرْعہ! آپ کو یہ اِعْزاز و اِکرام کیسے ملا ہے؟ اُنھوں نے اِرشاد فرمایا: ”مَیں نے اپنے ہاتھ سے دس (10) لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور مَیں ہر حدیث میں دُرودِ پاک پڑھا کرتا تھا اور نبیِ رَحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جو مُسلمان ایک مرتبہ مُجھ پر دُرُود شریف بھیجتا ہے تو اللہ پاک اُس پر دس رَحمتیں نازِل فرماتا ہے۔ (شرح الصدور، ص294)

قبْر میں خُوب کام آتی ہے بیکسوں کی ہے یارِ غار دُرُود
(ذوقِ نعت، ص125)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تنہائی میں رہنے والے بُزرگ

عظیم تابعی بُزُرگ، حضرتِ اِیاس بن قَتادہ رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی قوم کے سردار تھے۔ ایک

www.dawateislami.net

دن آپ نے آئینے میں اپنی داڑھی میں ایک سفید بال دیکھا تو دعا کی: "یا اللہ پاک! میں اچانک ہونے والے حادثات سے تیری پناہ چاہتا ہوں، مجھے معلوم ہے کہ موت میرا پیچھا کر رہی ہے اور مَیں اس سے بچ نہیں سکتا۔" پھر وہ اپنی قوم کے پاس تشریف لے گئے اور فرمانے لگے "اے بَنُو سَعد! میں نے اپنی جوانی تم پر وَقف کر دی تھی اَب تم میرا بڑھاپا مجھے بخش دو (یعنی جوانی میں میں نے تمہارے معاملات سر انجام دیئے مگر اَب بڑھاپے میں مجھے اللہ پاک کی عبادت کر لینے دو۔)" پھر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے گھر تشریف لائے اور عبادت میں مصروف ہو گئے یہاں تک کہ آپ کا انتقال شریف ہو گیا۔ (بحر الدموع، ص112)

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

گوش و پا دوش و خرد ہوش میں ہے　　کرنا ہے جو کر لے آج ہی

چند سبق آموز عربی اشعار کا ترجمہ سنئے!

﴿1﴾ اے بوڑھے شخص! کیا بڑھاپا آنے کے باوُجود بھی تُو جہالت (یعنی موت کو بُھلا کر دھوکے) میں مبتلا ہے؟ اب (اس عمر) میں تیری طرف سے جہالت کا مُظاہَرہ بالکل اچھا نہیں۔

﴿2﴾ تیرا فیصلہ تو سر کے بالوں کی سفیدی نے کر دیا مگر پھر بھی تو دنیا کی طرف مائل ہوتا ہے اور ناپائیدار (دنیا) تجھے دھوکا دے رہی ہے۔

﴿3﴾ فَنا ہو جانے والی دنیا پر افسوس کرنا چھوڑ دے، کیونکہ ایک دن تُو بھی مرنے والا ہے اور ایسے پکے ارادے کے ساتھ آگے بڑھ (یعنی عبادت کر) جس میں کسی بیہودہ پن کی

www.dawateislami.net

مِلاوٹ نہ ہو۔

﴾4﴿ میں نے خود کو عبادت سے روک کر ہلاکت اختیار کی ہے اور اپنی پیٹھ کو بھاری گناہوں سے بوجھل کر لیا ہے اور نافرمانی کر کے گویا میں نے اپنے رب کو چیلنج کر دیا جبکہ وہ انعام و احسان و جُود و کرم والا ہے۔ میں اُس کی پکڑ سے ڈرنے کے ساتھ ساتھ اُس کے عَفْو و دَرگُزر کی اُمّید بھی رکھتا ہوں اور میں اس بات کا پکا یقین رکھتا ہوں کہ وہ ہی انصاف فرمانے والا حاکِمِ مُطْلَق ہے۔(بحر الدّموع، ص113)

عمر بدیوں میں ساری گزاری ہائے! پھر بھی نہیں شَرمساری
بخش محبوب کا واسِطہ ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
وِردِ لب کلمۂ طَیِّبَہ ہو اور ایمان پر خاتمہ ہو
آ گیا ہائے! وقتِ قضا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
(وسائلِ بخشش، ص137)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

آگے کیا بھیجا؟

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مَدَنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سُن لو کہ بے شک اللہ پاک کا ایک فرشتہ ہر دن اور رات میں آواز لگاتا ہے کہ چالیس سال کی عمر والو! فصل کاٹنے کا وقت آ گیا، اے پچاس سال والو! حساب کی تیاری کر لو، اے ساٹھ سال والو! تم نے آگے کیا بھیجا اور پیچھے کیا چھوڑا ہے؟ اے سَتّر سال والو! تمہیں کس چیز کا انتظار ہے؟ کاش کہ مخلوق پیدا نہ ہوتی اور اگر پیدا ہو گئی تو کاش اپنا مقصدِ حیات جان لیتی پھر اس کے مطابق عمل کرتی، خبر دار! قیامت تمہارے قریب آ گئی ہوشیار

www.dawateislami.net

ہو جاؤ۔(حلیۃ الاولیاء،8/167،رقم:11748بتغیرٍ)

اے میرے پیارے پیارے بزرگ اسلامی بھائیو! ”بڑھاپا“ حسرت و مایوسی کے زمانے کا نام ہے، کم ہی کوئی بوڑھا ہو گا جو اِس عمر میں آکر اپنی پچھلی زندگی پر نہ پچھتائے۔ نیک ہو گا تو نیکیوں، عبادتوں، ریاضتوں وغیرہ میں کمی پر افسوس کرے گا اور اگر کوئی بوڑھا اَب بھی گناہوں بھری زندگی گزارنے میں مشغول ہے تو ہو سکتا ہے ”جیسی نیت ویسی مراد“ کے مِصداق وہ حسرت کرتا ہو کہ کاش! میں فُلاں گناہ بھی کرلیتا۔ مَعاذَاللہ، اَلاَمَانُ وَالْحَفِیْظ اللہ کریم اپنی رضا کے مطابق ہمیں زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یاد رکھئے! زندگی امانت ہے، اللہ پاک کی طرف سے عطا کئے گئے جسمانی اعضا بھی امانت ہیں، اگر ہم نے انہیں اللہ ربُّ العِزَّت کی اطاعت (یعنی فرماں برداری) میں استعمال کیا تو بہت اچھا ورنہ کل قیامت کے دن یہ اعضا (Body Parts) ہمارے اعمال کی گواہی دیں گے، جیسا کہ اللہ پاک قرآنِ کریم میں پارہ 18 سورۂ نور آیت نمبر 24 میں ارشاد فرماتا ہے:

يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾

آسان ترجمۂ قرآن کنزُالعِرفان: جس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بڑھاپے نے پھر آ کے کیا کیا ستایا اَجَل تیرا کردے گی اک دن صفایا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

عُذر قبول نہیں فرماتا؟

صحابیِ رسول حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ پاک اس شخص کے لیے کچھ عذر باقی نہیں چھوڑتا جس کی عمر مُؤَخَّر کر دے یہاں تک کہ وہ ساٹھ 60 سال تک پہنچ جائے۔ (بخاری، 4/224، حدیث:6419)

اس حدیثِ پاک کی ”فَتْحُ البَارِی“ میں یوں شرح کی گئی ہے: ”یعنی اب وہ یہ عُذر نہیں کر سکتا کہ اگر مجھے مُہلَت ملتی تو میں احکامِ الٰہی بجالاتا۔ جب تمام عمر میں قُدرت کے باوُجود عبادت ترک کرتا رہا تو اب اس عمر میں اس کے پاس کوئی عذر نہیں بچا، اب اسے چاہیے کہ اِستِغفار کرے۔ (فتح الباری، 12/ 202، تحت الحدیث:6419)

بڑھاپے کے بعد فَقَط موت ہے

مُفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”اس عبارت کے دو معنیٰ ہیں: ﴿1﴾ ایک یہ (کہ) اَعْذَرَ کے معنیٰ ہیں: ”عذر دُور کر دیتا ہے۔“ تب مطلب یہ ہوگا کہ بچپن اور جوانی میں غفلت کا عذر سنا جاسکے گا مگر جو بڑھاپے میں اللہ پاک کی طرف رُجوع نہ کرے اس کا عذر قبول نہ ہوگا۔ کیونکہ بچپن میں جوانی کی امید تھی جوانی میں بڑھاپے کی، اب بڑھاپے میں سِوا موت کے اور کس چیز کا انتظار ہے؟ اگر اب بھی عبادت نہ کرے تو سزا کے قابل ہے۔ اس کا کوئی بہانہ قابل سننے کے نہیں۔

﴿2﴾ دوسرے یہ کہ اَعْذَرَ کے معنیٰ ہیں: ”معذور رکھتا ہے۔“ یعنی جو بوڑھا آدمی بڑھاپے کی وجہ سے زیادہ عبادت نہ کرسکے مگر جوانی میں بڑی عبادتیں کرتا رہا ہو تو اللہ پاک اسے معذور قرار دے کر اس کے نامۂ اعمال میں وہی جوانی کی عبادت لکھتا ہے۔ 60 سال پورا

بڑھاپا ہے۔ بوڑھے نوکر کی پِنشن ہو جاتی ہے وہ رؤف و رحیم ربّ بھی اپنے بوڑھے بندوں کی پِنشَن کر دیتا ہے مگر پنشن اس کی ہوتی ہے جو جوانی میں خدمت کرتا رہے۔“
(مرآۃ المناجیح، 7/89 ملتقطاً)

عمر کے چار حصے

حضرتِ علامہ غلام رسول رضوی رحمۃُ اللهِ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ”اَطِبّا (یعنی ڈاکٹرز) کہتے ہیں، عمر کے چار حصے ہیں: ﴿1﴾ عمر کا ایک حصّہ بچپن اور لڑکپن ہے، یہ تیس (30) برس تک ہے ﴿2﴾ عمر کا دوسرا حصّہ شباب (یعنی جوانی) ہے، یہ چالیس (40) برس تک ہے ﴿3﴾ عمر کا تیسرا حصّہ کُہُولَت (یعنی اَدھیڑپن) ہے، یہ ساٹھ (60) برس تک ہے ﴿4﴾ چوتھا حصّہ سنِ شَیْخُوخَت (یعنی بڑھاپا) ہے، یہ ساٹھ (60) سال کے بعد ہے۔ اس میں انسان کی طاقت میں کمی آتی اور کمزوری، بڑھاپا ظاہر ہونے لگتا ہے اور موت سر پر مَنڈلانے لگتی ہے۔ یہ اللہ پاک کی طرف رُجوع (یعنی توبہ) کا وقت ہے۔ تِرمَذی میں حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ”میری اُمّت کی عمریں ساٹھ (60) اور ستر (70) سالوں کے درمیان ہیں۔

بہت تھوڑے لوگ اس سے اوپر عُمر پاتے ہیں۔ اَلحاصِل انسان ساٹھ (60) سال تک قَوِی (یعنی مضبوط) رہتا ہے اس کے بعد کمزوری اور بڑھاپا شروع ہو جاتا ہے۔ اس عمر میں اللہ پاک اس کے تمام عذر ناقابلِ قبول کر دیتا ہے کیونکہ سِنِ بُلوغ سے ساٹھ (60) سال تک کافی وقت ہے جس میں وہ سوچ بِچار کر سکتا ہے۔ (تفہیم البخاری، 9/703)

اے میرے پیارے پیارے بزرگ اسلامی بھائیو! مُحاورہ ہے: ”صبح کا بُھولا شام کو واپس

www.dawateislami.net

آجائے تو اُسے بھُولا نہیں کہتے " اگر خدانخواستہ بچپن، لڑکپن، جوانی اور اَدھیڑ عمر میں اللہ پاک کی نافرمانی والے کام ہو گئے ہیں تو اَب بھی موقع ہے اِس سے فائدہ اُٹھائیے اور رحم و کرم فرمانے والے اپنے پیارے پیارے اللہ کی پاک بارگاہ میں لوٹ آئیے! ابھی وقت ہے، سانس چل رہی ہے، اَبھی بہارِ دنیا میں خزاں نہیں آئی، عام انسان کی زندگی میں آنے والے زندگی کے تمام اَدوار گزر چکے۔ بچپن کھیل کُود کی نذر ہو گیا، لڑکپن دوستوں کی منڈلیوں میں گم ہو گیا، بے وفا جوانی خوب مستیوں اور غفلتوں کے ساتھ گزر گئی اور اب قبر کے گڑھے میں اترنے تک ساتھ نہ چھوڑنے والا باوفا بڑھاپا ہے۔ بوڑھے کے لئے سب سے بڑی نصیحت موت ہے، اگر کوئی بوڑھا ہونے کے باوجود غفلت کی نیند سے بیدار نہ ہوتا ہو تو وہ کم از کم اتنا ہی سوچ لے کہ وہ اَب جلد دنیا سے جانے والا ہے۔

گر جہاں میں سو برس تُو جی بھی لے ··· قبر میں تنہا قیامت تک رہے
جب فِرِشتہ موت کا چھا جائے گا ··· پھر بچا کوئی نہ تجھ کو پائے گا
تیری طاقت تیرا فن عُہدہ تِرا ··· کچھ نہ کام آئے گا سرمایہ تِرا
گورِ نیکاں باغ ہوگی خُلد کا ··· مجرِموں کی قبر دوزخ کا گڑھا
کِھلکِھلا کر ہنس رہا ہے بے خبر! ··· قبر میں روئے گا چیخیں مار کر
کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی ··· قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی
وقتِ آخر یاخدا! عطّار کو ··· خیر سے سرکار کا دیدار ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ✿✿✿ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

70 سالہ عبادت وریاضت

عظیم تابعی بزرگ حضرتِ مَسْروق رحمۃُ اللہِ علیہ اتنی لمبی نماز ادا فرماتے کہ ان کے

www.dawateislami.net

پاؤں سُوج جایا کرتے تھے اور یہ دیکھ کر ان کے گھر والوں کو ان پر تَرس آتا اور وہ رونے لگتے۔ ایک دن ان کی والدہ نے کہا: ”میرے بیٹے! تو اپنے کمزور جسم کا خیال کیوں نہیں کرتا؟ اس پر اتنی مَشقّت کیوں لادتا ہے؟ تجھے اس پر ذرا رَحم نہیں آتا؟ کچھ دیر کے لئے تو آرام کر لیا کرو، کیا اللہ پاک نے جہنّم کی آگ صرف تیرے لئے پیدا کی ہے کہ تیرے علاوہ کوئی اس میں پھینکا نہیں جائے گا؟“ انہوں نے جواباً عرض کی: ”امّی جان! انسان کو ہر حال میں کوشش جاری رکھنی چاہیے۔ پیاری امی جان! میرے تعلق سے قیامت کے دن دو ہی باتیں ہوں گی یا تو مجھے بخش دیا جائے گا یا پھر میری پکڑ ہو جائے گی، اگر میری مغفرت ہو گئی تو یہ محض اللہ پاک کا فضل و کرم ہو گا اور اس کی رحمت اور اگر میں پکڑا گیا تو یقیناً میرے رب کا عَدل و انصاف ہو گا، لہٰذا اب میں آرام کیسے کروں؟ میں اپنے نفس کو مارنے کی پوری کوشش کرتا رہوں گا اِن شاءَ اللہُ الکریم۔“ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے رونا شروع کر دیا۔ لوگوں نے پوچھا: ”آپ نے تو ساری عمر عبادت و ریاضت میں گزاری ہے، اب کیوں رو رہے ہیں؟“ فرمایا: مجھ سے زیادہ کس کو رونا چاہیے کہ میں ستّر (70) سال تک جس دروازے کو کھٹکھٹاتا رہا، آج اسے کھول دیا جائے گا لیکن یہ نہیں معلوم کہ جنت کا دروازہ کھلتا ہے یا دوزخ کا۔۔؟ کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جَنا ہوتا اور مجھے یہ مَشَقَّت نہ دیکھنی پڑتی۔ (حکایات الصالحین، ص36 بتغیرٍ) اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

داڑھی مبارک کے سفید بال

حضرتِ ابو جُحَیفَہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

www.dawateislami.net

کے اس جگہ سفیدی دیکھی ہے۔ یہ کہتے ہوئے آپ نے اپنی بچّی (ہونٹ مبارک اور ٹھوڑی شریف کے درمیان والے بالوں) کی طرف اشارہ فرمایا۔ (مسلم، ص981، حدیث:2342 ملتقطاً)

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سَفید بال

خادمِ نبی حضرتِ اَنس بن مالک رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جب ظاہِری اِنتِقال شریف فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سرِ اَنوَر اور داڑھی مبارک میں بیس (20) بال بھی سفید نہ تھے۔" (بخاری، 2/487، حدیث:3548)

حضرتِ اَنس رضی اللہُ عنہ سے پوچھا گیا: "اے اَبُو حَمزہ (یہ حضرتِ انس رضی اللہ عنہ کی کُنیَّت تھی)! پیارے مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عمر مبارک تو کافی ہوچکی تھی۔" فرمایا: "اللہ پاک نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بُڑھاپے کا عیب نہ لگایا۔" عرض کی گئی: "کیا یہ عیب ہے؟" فرمایا: "تم میں سے ہر ایک اسے (یعنی بُڑھاپے کو) ناپسند کرتا ہے۔"

(قوت القلوب، 2/244)

اتنی مدت تک ہو دِیدِ مُصحَفِ عارِض نصیب

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: حضورِ اَنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سَر یا داڑھی شریف کے بال اتنے سفید نہ ہوئے جن میں خِضاب لگایا جاسکتا، صرف چند بال سفید ہوئے تھے۔ یہاں شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا کہ سفید بال تو بہت تھوڑے تھے، کچھ بال سُرخ ہوگئے تھے یعنی سفید ہونے والے تھے، یہ ہے صحابہ کا عشقِ رسول کہ حُلیَہ شریف ہُوبَہُو بیان کردیا۔ خدا کرے یہ حلیہ شریف قبر میں یاد رہے کہ اس پر وہاں کی کامیابی مَوقوف ہے۔ شَہنشاہِ سُخَن مولانا حَسَن رضا خان حَسَن رحمۃُ اللہِ علیہ

www.dawateislami.net

عرض کرتے ہیں:

اتنی مدت تک ہو دیدِ مُصحفِ عارِض نصیب　　حِفظ کرلوں ناظرہ پڑھ پڑھ کے قراٰنِ جَمال

(ذوقِ نعت، ص120)

الفاظ و معانی: دِید: دیدار، **مصحف:** قراٰنِ کریم۔ **عارض:** چہرہ۔ **جَمال:** خوبصورتی۔

شرحِ کلامِ حسن: کاش! اِتنے وقت تک حُسن و جمالِ مصطفےٰ دیکھتا رہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جمالِ باکمال ہر حال میں میری نگاہوں کے سامنے رہے۔

نَقلی بوڑھا

نَقل بھی اچھی ہوتی ہے، اِس تعلُّق سے "مَعدَنِ اَخلاق" حصّہ اوّل صفحہ 54 پر دِیا ہُوا ایک دلچسپ واقعہ الفاظ کی کچھ تبدیلی کے ساتھ عرض کرتا ہوں: ایک کامیڈین (Comedian) نے مرتے وَقت اپنے دوست کو وصیّت کی کہ جب مجھے دَفن کرنے لگو تو میری داڑھی اور سَر کے بالوں میں "آٹا چِھڑک دینا" دوست نے کہا: یار! تم زندَگی میں تو مَذاق مَسخَری (Jokes and Jests) کرتے رہے ہو، اب آخری وَقت میں تو اس سے باز رہو! اُس نے کہا: اگر تم واقعی میرے خیرخواہ ہو تو میں جو کہتا ہوں وہ کر دینا۔ دوست ہنس کر راضی ہو گیا اور انتِقال کے بعد اُس نے دفن کرتے وقت اُس کی داڑھی اور سر کے بالوں پر آٹا چھڑک دیا۔ چند روز بعد اپنے مرحوم دوست کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ پاک نے تمہارے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ مرحوم بولا: مجھ سے سُوال ہُوا، تم نے آٹا چھڑکنے کی وصیّت کیوں کی تھی؟ میں نے عرض کی: یا اللہ پاک! میں نے تیرے محبوب مُحَمَّدٌ رَّسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشاد سُنا تھا: اِنَّ اللّٰہَ لَیَسْتَحْیِ عَنْ ذِی الشَّیْبَۃِ الْمُسلِم "یعنی بِلاشُبہ اللہ پاک مسلمان

www.dawateislami.net

کے بُڑھاپے سے حَیا فرماتا ہے"(معجم اوسط، 4/82، حدیث:5286ملتقطاً)بوڑھا ہونا میرے اختیار میں نہ تھا اس لئے سوچا کہ لاؤ"بُڑھاپے کی صورت"ہی بنالوں۔ تو اللہ پاک نے فرمایا: جا! میں نے تمہیں بخش دیا۔

رحمتِ حق بہانہ مے جُوید   رحمتِ حق بہانہ مے جُوید

یعنی اللہ پاک کی رحمت قیمت نہیں مانگتی۔ اللہ پاک کی رَحمت بہانہ چاہتی ہے۔

سفید بال قِیامت میں نور ہوں گے

آج کل عموماً بڑی عمر کے لوگ سفید بالوں سے کتراتے ہیں حالانکہ مسلمان ہونے کی حالت میں بُڑھاپے کی وجہ سے سفید بال آنا بڑی سعادت کی بات ہے۔ فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہے: سفید بالوں کو نہ اُکھاڑو کیونکہ یہ قیامت کے دن نور ہوں گے۔ جس کا ایک بال سفید ہوا اللہ پاک اس کے لئے ایک نیکی لکھے گا اور اس کا ایک گناہ مُعاف فرمائے گا اور اُس کا ایک دَرَجہ بلند فرمائے گا۔(الترغیب والترہیب، 3/86، حدیث:6)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ: جو اسلام میں بوڑھا ہوا تو اس کے لیے قیامت کے دن نور ہو گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح، 2/37، حدیث:3873)

یعنی جوانی، بڑھاپا اسلام میں گزرے تو یہ نور حاصل ہونے کا ذریعہ ہے۔ معلوم ہُوا کہ پُرانا مسلمان نئے مسلمان سے اس جِہَت (یعنی اس لحاظ) سے افضل ہے۔ اِس حدیث کی بنا پر بعض عُلَما نے فرمایا کہ سر، داڑھی سے سفید بال نہ اُکھیڑے کہ یہ نور ہے۔(مراٰۃ المناجیح، 5/473بتغیرٍ)

سفید بال اُکھاڑنے کا عذاب

نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت بُنیاد ہے:"جو شخص جان بوجھ کر سفید بال

www.dawateislami.net

اُکھاڑے گا قیامت کے دن وہ نیزہ ہو جائے گا جس سے اس کو بھونکا (یعنی گھونپا) جائے گا۔“
(کنزالعمال،3/281،جز:2،رقم:17276)

سب سے پہلے سفید بال کس کے آئے؟

اللہ پاک کے پیارے نبی حضرتِ ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السّلام نے سب سے پہلے سفید بال دیکھا، عرض کی: اے رب! یہ کیا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا: ”اے ابراہیم! یہ وَقار ہے۔“ عرض کی: اے میرے رب! میرا وقار زیادہ کر۔(مؤطاامام مالک،2/415،حدیث:1756)

سفید بال دیکھ کر موت کو یاد کرنے والا بادشاہ

پُرانے زمانے میں ایک بادشاہ نے اپنے گھر میں ایک تابوت رکھا ہوا تھا جسے دیکھ کر وہ اپنی موت کو یاد کیا کرتا تھا۔ ایک بار صبح جب اُس نے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھا تو اسے اپنی داڑھی میں ایک سفید بال نظر آیا، اُس نے کہا کہ اب یہ موت کی یاد دلانے والا تابوت اُٹھا لیا جائے کیونکہ میری داڑھی میں سفید بال آگیا ہے جو موت کا قاصد (یعنی پیغام دینے والا) ہے لہٰذا اَب میں اِسی کو دیکھ کر موت کو یاد کر لیا کروں گا۔

کالے بالوں کے بعد سفید بالوں کا آنا

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا: کالے بالوں میں سفید بالوں کا آجانا تجھے اللہ پاک کی نافرمانی سے منع کرتا ہے۔
(موسوعۃ ابن ابی الدنیا،7/562،حدیث:26)

بُڑھاپا آگیا مگر بُرائیاں نہ گئیں

ایک دفعہ بایزید بِسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ نے آئینہ دیکھا تو اپنے سر اور داڑھی میں سفید بال

www.dawateislami.net

دیکھ کر (بطورِ عاجزی اپنے آپ سے) فرمایا: ظَهَرَ الشَّيْبُ وَلَمْ يَذْهَبِ الْعَيْبُ یعنی شَیب (بڑھاپا) تو آ گیا مگر عیب نہیں گئے۔ (مرقاۃ المفاتیح، 7/433، تحت الحدیث: 3873)

جعفر بن محمد خُراسانی کہتے ہیں: ایک بوڑھے شخص سے کہا گیا: آپ اپنی اس بقیہ زندگی میں کس چیز کو پسند کرتے ہیں؟ جواب دیا: (اپنے) گناہوں پر رونا۔

(موسوعۃ ابن ابی الدنیا، 7/562، حدیث: 28)

ہے بڑھاپا بھی غنیمت جب جوانی ہو چکی　　یہ بڑھاپا بھی نہ ہو گا، موت جس دم آ گئی

بیس سال بعد توبہ

کہا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک نوجوان نے بیس سال تک اللہ ربُّ العِزَّت کی عبادت کی پھر اتنا ہی عرصہ نافرمانیوں میں مبتلا رہا۔ ایک دن آئینے میں داڑھی کے سفید بال دیکھ کر اپنی نافرمانیوں پر نادِم ہو کر بارگاہِ خُداوندی میں عرض گُزار ہوا: "یا اللہ پاک! میں نے 20 سال تک تیری عبادت کی پھر 20 سال تیری نافرمانی کی اگر میں تیری طرف واپس آؤں تو کیا تُو میری توبہ قُبول کرلے گا؟" تو اس نے یہ غیبی آواز سنی: "تُو نے ہم سے دوستی کی تو ہم نے بھی تجھ سے مَحَبَّت کی، تو نے ہمیں چھوڑا تو ہم نے بھی تجھے چھوڑ دیا، تو نے ہماری نافرمانی کی تو ہم نے تجھے مُہلَت دی اب اگر تُو ہماری طرف آئے گا تو ہم تجھے قُبول کریں گے۔"

(احیاء العلوم، 4/19)

سونے کے قلم سے لکھی جانے والی نصیحتیں

امام عبدُ الرّحمٰن ابنِ جَوزی رحمۃُ اللہِ علیہ زندگی کی قدر و قیمت بیان کرتے ہوئے، بڑھاپے کی منزل پر موجود، سفرِ آخرت کے مسافروں کو نیکیوں کی سوغات ساتھ لینے کی ترغیب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

www.dawateislami.net

اے زادِ راہ کے بغیر سفر اختیار کرنے والے! مَنزِل بہت دُور ہے جبکہ تیری آنکھ خشک اور دل لوہے سے زیادہ سخت ہے، جبکہ تُو ہر آنے والے دن میں گناہوں کے سمندر میں غرق رہتا ہے تو مصیبت کا تجھ سے زیادہ حقدار کون ہو گا؟ افسوس! جوانی تجھے بیدار نہ کر سکی اور نہ ہی بڑھاپا تجھے ڈرا سکا، حد تو یہ ہے کہ تیرے بالوں کی سفیدی بھی تجھے گناہوں سے باز نہ رکھ سکی، مجھے تیری کامیابی بہت مشکل نظر آرہی ہے، فکرِ آخرت کرنے والوں کو دیکھ! کہ وہ کہاں پہنچ گئے! وہ آرام دہ بستر کو لپیٹ کر اللہ پاک کی بارگاہ میں رونے اور آخرت کی تیاری کرنے میں لگ گئے، ان کے رخساروں پر بہنے والے آنسوؤں نے نشانات ڈال دیئے ہیں۔ (بحرالدموع، ص147)

اے میرے بھائی! تُو نے اپنی زندگی کھیل کود میں گنْوا دی جبکہ دوسرے لوگ مقصود کو پاگئے اور تو ان سے پیچھے رہ گیا، کیا تُو نے کبھی سنا ہے کہ (مرنے کے بعد) فُلاں لوٹ آیا اور اس نے توبہ کرلی۔

اے وہ شخص جس کے پاس خوش بَختی کا وقت موجود ہے! تو نفسانی خواہشات کے جال سے کب چُھٹکارا پائے گا اور کب اپنے عزت والے، خوبیوں والے مولا کی طرف رُجوع کرے گا؟ اے مِسکین! کاش تُو توبہ کرنے والوں کے غم کو دیکھ لیتا اور خوف رکھنے والوں کی وعید کی ہولناکی سے ہونے والی بے قراری کو دیکھ لیتا جنہوں نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کو نماز، زکوٰۃ اور دنیا سے بے رغبتی میں رکھا، جبکہ بدبختوں نے اپنی جوانیاں غفلت میں اور بڑھاپے حرص اور لمبی اُمّیدوں میں برباد کردیئے، تو نے نہ تو اپنی جوانی سے نفع اٹھایا اور نہ اپنے بڑھاپے ہی میں رجوع کیا، اے اپنی جوانی اور بڑھاپا برباد کردینے والے۔۔۔

www.dawateislami.net

بڑھاپے نے تجھے موت کی واضح خبر دے دی ہے۔ اے زندگی کے مسافر! تُو حد سے گزر چکا ہے، اپنی آزمائش پر آنسو بہا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تجھے دُھتکار دیا جائے، اے وہ شخص! جس کی اکثر عمر گزر گئی اور گُزرا ہُوا وقت لوٹ نہیں سکتا، نصیحتوں نے تیری رہنمائی کی اور بڑھاپے نے تجھے خبردار کر دیا کہ موت قریب ہے اور زبانِ حال سے پکار پکار کر کہہ رہی ہے:

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۚ﴿۶﴾ (پ30، الانشقاق:6)

آسان ترجمۂ قرآن کنزُالعِرفان: اے انسان! بیشک تو اپنے رب کی طرف دوڑنے والا ہے پھر اس سے ملنے والا ہے۔

(بحرالدموع،ص147، 152 ملتقطاً)

میرے پیارے پیارے بزرگ اسلامی بھائیو! یہ بڑھاپا بِالخُصوص توبہ واِستغفار کرنے اور گناہوں سے باز آجانے کا وقت ہے، ایک روایت میں ہے کہ ”جس کی زندگی کے چالیس سال گزر گئے اور اُس کی بھلائی اُس کی برائی پر غالب نہیں آئی تو اُسے چاہیے کہ وہ جہنم کے لئے تیار ہو جائے۔“ (تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ، 1/ 205، رقم:68)

اگر مُجاہَدہ کی مَشَقَّت نہ ہوتی تو لوگوں کو ”باکمال مرد“ کا نام نہ دیا جاتا۔ اے مُردہ دل! اگر تُو جوانی میں نیکیوں کی طرف مائل نہ ہو سکا تو اَدھیڑپَن ہی میں مائل ہو جا، کیونکہ سر سفید ہو جانے کے بعد کھیل کُود بے سُود ہے اور بڑھاپے میں نافرمانی زیادہ بُری ہے، جب تجھ سے کہا جائے گا کہ تُو نے جوانی کو غفلت میں ضائع کر دیا اور اب بڑھاپے میں (نیک) اعمال کی کمی پر روتا ہے“، اگر تُو جان لیتا کہ تیرے لئے کونسا عذاب تیار ہو چکا ہے تو تُو ساری رات رونے میں گزار دیتا۔

www.dawateislami.net

بڑھاپے کی گھنٹی دنیا سے کُوچ کا اعلان کر رہی ہے، اے شخص! آخرت کی تیاری کر لے، کب تک عُذر کرتا رہے گا؟ کب تک سستی کرے گا؟ کتنی غفلت کرے گا؟ میں قیامت کے دن تجھے معذور نہیں پاتا، تیرے ملنے کا گھر ویران ہے جبکہ جدائی کا گھر آباد ہے، قدم بڑھا شاید توبہ سے کوتاہیوں کا اِزالہ ہو جائے اور گناہوں سے معافی مل جائے اور سحری کے وقت ایک سجدہ ایسا کر لے جو تجھے قیامت کی ہولناکیوں سے نجات دلائے۔

اے توبہ کرنے والو! آؤ ہم اپنے گناہوں پر رولیں، یہ رونے کا مَقام ہے۔ اے توبہ میں ٹال مٹول کرتے ہوئے بڑھاپے کی دہلیز میں داخل ہونے والے! اے اپنی جوانی کو غفلت میں گنْوانے والے! اے اپنی بدعَملی کی وجہ سے بارگاہِ خداوندی سے دُھتکار دیئے جانے والے! تُو جوانی میں غافل رہا، اگر بڑھاپے میں بھی یونہی توبہ سے محروم رہا تو کب بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہو گا؟ یہ دوستوں کا طریقہ تو نہیں، تیرا ظاہر تو آباد ہے مگر افسوس تیرا باطن برباد و ویران ہے، کتنی نافرمانیاں تُو کر چکا جن کے سبب تیرے اور اللہ پاک کے درمیان پردے رُکاوٹ بن چکے ہیں۔

تُو نے اپنی زندگی کے بہترین ایام گناہوں میں گزار دیئے۔ آخر اصلاح کی طرف کب آئے گا؟ اگر تو اپنی گزشتہ عمر میں نیکیوں کو آگے بھیجتا تو تیرا حساب ہلکا ہو جاتا، اب یہ کیسے ہلکا ہو گا جبکہ تو نے اپنی زندگی غفلت اور دنیا کا مال جمع کرنے میں گزار دی۔ جب بڑھاپے نے موت سے ڈرایا اور تو نے زادِ راہ آگے نہ بھیجا تو تُو کیا جواب دے گا؟ کاش کوئی مجھے سمجھا دیتا کہ گنہگاروں کو اپنی زندگی آخر اچھی کیوں لگتی ہے۔

www.dawateislami.net

چند عربی اشعار کا ترجمہ

جب ملنے اور راضی ہونے کا زمانہ گزر گیا تو تُو گزرے ہوئے معاملے کو لوٹانے کا مطالبہ کرنے لگا، تُو کیوں نہ آیا حالانکہ تجھ سے ملاقات کا وقت موجود تھا اور تیرے بڑھاپے کی سفیدی، دانتوں (کی سفیدی) سے زیادہ چمکدار تھی۔ (بحرالدموع ص49)

ہوئی جاتی ہے ہائے عمر ضائع جانتا ہوں میں
نہیں آئے گا ہرگز وقت گزرا یارسولَ اللہ
نکلنے والی ہے اب روحِ مُضطَر جسم سے جاناں
کرم! ایماں کو ہے شیطاں سے خطرہ یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص346)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

www.dawateislami.net

ہفتہ وار رسالہ مطالعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امیرِ اہلِ سنت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ / خلیفۂ امیرِ اہلِ سنت الحاج ابو اُسید عبید رضا مدنی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کی جانب سے ہر ہفتے ایک رسالہ پڑھنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ ماشاءَ اللہ الکریم! لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں یہ رسالہ پڑھ یا سن کر امیرِ اہلِ سنت / خلیفۂ امیرِ اہلِ سنت کی دعاؤں سے حصہ پاتے ہیں۔ یہ رسالہ Audio میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.Dawateislami.net

یا Read and listen Islamic book

ایپلی کیشن سے فری ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے۔ ثواب کی نیت سے خود بھی پڑھیں اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے تقسیم کریں۔

(شعبہ ہفتہ وار رسالہ مطالعہ)

978-969-722-697-9

01082512

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net